رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

THE AKHBAR ALHAKAM

# الحکم

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

بیشک خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جبتک وہ قوم خود اپنی حالت نہ بدلے

بیا در بزم مستاں تا ببینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس و دیگر آدمے دیگر

یہ اخبار ہر انگریزی ماہ کی ۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸ تاریخ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے دارالامان قادیان سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر: شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

جلد (۲۵) مورخہ ۲۸ اپریل سنہ ۱۹۲۳ء مطابق ۱۲ رمضان المبارک سنہ ۱۳۴۱ء نمبر (۱۷)


# مصر کی چٹھی

## حمد باری تعالےٰ

خدا تعالیٰ کی حمد ہے کہ اس نے فضل سے پہلے اس عاجز بندے کی اس وقت تک دستگیری فرمائی ہے مجھکو قادیان سے رخصت ہوئے ایک سال گزرتا ہے۔

قادیان کی مقدس زمین اگرچہ میری آنکھوں سے اوجھل اور میرے پاؤں سے بہت دور ہے۔ میرے اور قادیان کے درمیان اگرچہ سمندروں اور پہاڑوں کے فاصلے حائل ہو چکے ہیں۔ مگر قادیان میرے دل کے اندر ہے اور میرا دل قادیان میں۔ میری روح ہر وقت اس پیاری زمین کا طواف کرتی رہتی ہے۔ اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے جس جس رنگ میں مجھ پر اپنے فضل و کرم کیے اور جسطرح پر میری ستاری کی وہ اس کے انعامات کا ایک بیج دفتر ہے۔ جس کو نہ میں اور نہ کوئی اور دیکھ سکتا ہے۔ ان انعامات کو دیکھکر بیساختہ منہ سے الحمد للہ رب العلمین نکلتا ہے۔ پس اس کی حمد ہو اور اسکی ستائش جس نے زمین کے اندر عزیز و اقارب سے زمین میں میری راحتوں کے سامان پیدا کر دیئے۔

پس اس کی حمد اول میں بھی ہو اور آخر میں بھی وہی سب خوبیوں کا مالک ہے۔

## میرا ایکسال مصر میں

میں نے ایک سال مصر میں گزار دیا۔ اس عرصہ میں میں نے کیا کیا؟ یہ ایک ایسا قصہ ہے کہ جسکا جواب میں کچھ نہیں دے سکتا۔ میں نے عربی زبان میں کسقدر ترقی کی۔ اسکا صرف اتنا جواب ہے کہ بیشک میں نے پہلی حالت سے زیادہ ترقی حاصل کی ہے۔

میری تڑپ تھی کہ حضرت مسیح موعود کی کوئی کتاب عربی کی مصر میں ایک دفعہ طبع ہو جائے سو حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کی توجہ مبارک سے یہ کتاب جماعت احمدیہ سکندر آباد کے خرچ پر اور سیٹھ عبد اللہ صاحب الہ دین کی سعی سے ایک ہزار نسخہ طبع ہو گئی۔ اور خدا نے میری اس خواہش کو پورا کر دیا۔ اسکے نیک نتائج اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہیں۔ وہی ہر کام میں نیک نتائج پیدا کرنیوالا ہے۔

میری تڑپ تھی کہ مصر میں ایک جماعت احمدیوں کی دیکھ لوں سو اس خدائے لایزال نے اپنے فضل سے ایک جماعت مخلصین کی عطا کر دی میں نے اپنے مکان میں ایک کمرہ مخصوص مسجد کے لیے رکھا ہوا ہے۔ ۹ مارچ ۱۹۲۳ء کا جمعہ ہمارے لیے ایک خاص جمعہ تھا۔ جبکہ نمازی اس کمرہ میں نہ آسکے اور میرے دفتر کے کمرے میں سے اسباب نکال کر وہاں صف بچھا کر نماز پڑھی گئی۔ نماز جمعہ سید ال شیخ محمد سعید صاحب آف جدہ نے پڑھائی۔ نماز کے بعد کچھ دیر تک ہم بیٹھے رہے۔

## نماز کا نظارہ

نماز کا نظارہ بہت لطیف تھا جبکہ ہندی، عربی، ترکی اور مصری، اور سوڈانی ایک ہی صف میں برابر کھڑے تھے۔ ان کے سینے مسیح موعود کی محبت سے لبریز تھے۔ میرا دل اس وقت بالکل خوشی سے پر تھا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے میری اس خواہش کو محض اپنے فضل سے پورا کر دیا تھا ورنہ میں اس قابل نہ تھا کہ ایک جماعت میرے ذریعے سے قائم ہو جاتی۔ میں نے بہت سی تکلیف کی گھڑیاں گزاریں مگر جب میں اس نظارہ کا دلچسپ نظارہ کر رہا تھا اسوقت میرا دل بہت ہی مسرور تھا۔

## برجستہ جواب

نماز سے پہلے ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ مسٹر مبارک علی صاحب نے ہمارے دوست شیخ سعد الدین صاحب ترک سے سوال کیا کہ "تم مصطفےٰ کمال کو جانتے ہو" میرے پیارے دوست شیخ سعد الدین نے کیا ہی محبت بھرا اور برجستہ جواب دیا کہ "میں صرف مرزا بشیر الدین محمود احمد کو جانتا ہوں"۔

ایک ترک بہادر کے منہ سے یہ لفظ مجھکو بڑے ہی پیارے معلوم ہوئے۔ کہا "اعرف فقط مرزا بشیر الدین محمود احمد" میں نے اس سے بہت لذت حاصل کی میرا دل چاہتا تھا کہ اٹھ کر سعد الدین کا منہ چوم لوں۔ وہ احمدی ہوتا ہے اس کے قلب سے تمام ہستیاں مٹ جاتی ہیں اور وہ صرف ایک وجود کا دیوانہ ہو جاتا ہے۔

## دوستوں کا تذکرہ
## استاذ علی صادی

استاذ علی صادی نہایت اعلیٰ درجہ کا ادیب اور شاعر ہے اور از حد ذہین ہے اس کا سینہ محبت مسیح موعود سے پر ہے جنہنے استفتاء کا درس ختم کر دیا جو لفظاً لفظاً پڑھی گئی۔ بعض عبارتیں دو دو دفعہ پڑھی جاتیں صادی صاحب پر ایک وجد کی سی حالت طاری ہو جاتی۔


(ادارہ احمدیہ پریس قادیان میں ... شیخ یعقوب علی ... چھپا ...)

مصر سے ایک نظم حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور بھیجنے کے لیے مجھ کو شیخ محمود الدین حبوکی ہے جوکہ میں ناظرین کی خاطر درج کرتا ہوں

## قصیدہ

سیدونا نحو الخلیفۃ[۳] والسمو ارض الحبیب
ان لی الہ الذی تلمسیں لی بین الوری علیش یطیب
فی کل یوم عند تامن امرہ بناء عجیب
یا انہ شمس الحیاۃ وشمسہ نور القلوب
شمس اضاءت فی الوجوہ بما اشرقھا معیب
حلت علینا من ربوع الہند نصر القریب
قد بنودھا اھنی مسمیاتی النظم وانکسر الصلیب
ان کان صیاد سہم للاماتی لا یصیب
نادی الخلیفۃ صادم یوم التبدی لا یخیب
یا دحبل خفف لوعتی یا قلب مھلاً لا تذوب
ا مسنت وق اعمال المنانی نضرۃ الوادی الخصیب
والشمس مطلعہا یراہ الناس من بعد الغروب
ھذہ القلوب قطیش فانحو من ملاک القلوب
فی وجہ ختم الزہور وتلبہ سر الغیوب
فلیوم ما لاک قادیان[۱] عند ملاک الشعوب
انزاو بی سقمی فانضنی الصبابۃ والنحیب
لا تذکروا عندی طبیباً والخلیفۃ لی طبیب
سیدونا نحو الخلیفۃ والسمو ارض الحبیب

یہ قصیدہ جو دس یا پندرہ منٹ میں لکھا گیا ہے ان خیالات کا اظہار کرتا ہے جو کہ اس کے دل کے اندر مخفی ہیں ہر شخص جو کہ یہاں احمدی ہے اس کی دلی تڑپ ہے کہ وہ ایک دفعہ قادیان کو دیکھے۔

### مصر میں ایک گونج

پرسوں دوپہر کے وقت مصر کے جامع میں ہر طرف سے شوق کی پکار کی آوازیں آرہی تھیں۔ کہیں ٹرام کی کھڑکھڑ تھی۔ اور کہیں آدمیوں کی آوازیں۔ اسوقت شیخ سعدالدین نے حضرت مسیح موعود کا ایک عربی قصیدہ مصری لہجہ میں پڑھا۔ میرے دل سے اسوقت مسیح موعود کیلئے بیشمار صلوٰۃ وسلام اور درود نکل رہے تھے۔ کہ خدا نے تجھ کو کیا طاقت دی ہے کسطرح دنیاوی قوتیں تیرے سامنے گردنیں جھکا رہی ہیں۔ اس قصیدہ نے مصر میں ایک عجیب گونج پیدا کی اور یہ آواز تھوڑی دیر کے بعد فضاء مصر میں محو ہو گئی

مصر میں بچوں سمیت ایک سال میں تیرہ آدمی سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے۔ گویا ایک آدمی ماہوار کی اوسط رہی۔ بہت سے لوگ قریب ہیں اللہ تعالیٰ جب ان کو شرح صدر دیگا۔ وہ بھی داخل ہو جائینگے۔ میرا تو دل چاہتا ہے کہ سارا مصر احمدی ہو جا مگر اسجگہ مشکلات بہت ہیں اور عجیب اعتراضات ہیں۔

---

[۱] قادیان کے دیکھنے کے شوق کا اظہار ہے۔
[۲] مسجد لنڈن کی طرف اشارہ ہے۔
[۳] خلیفۃ المسیح علیہ السلام

### نیم احمدی

جیسے ہمارے لاہوری دوست احمدی بناتے ہیں کہ صرف حضرت مسیح موعود کی صداقت منوائی جائے۔ اگر صرف اتنا ہی کام ہو تو اس وقت تک مصر کے احمدیوں کی تعداد کئی سو ہو جاتی ہے۔ ہم کسی شخص کو سلسلے میں داخل نہیں کرتے جبتک اسپر تمام امور واضح نہیں کر لیتے۔

### درخواست دعا

بعض حالات ایسے معلوم ہو رہے ہیں جن کی بنا پر میں عرض کرتا ہوں کہ شاید مصر میں میں زیادہ عرصہ قیام نہ کر سکوں اسلیے احباب سے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ وہ یہ دعا کریں کہ قائم شدہ جماعت کے اندر اللہ تعالیٰ حیرت انگیز ترقی عطا فرمائے۔ اور مصر کی جماعت سلسلہ کی طاقتور جماعتوں میں سے سمجھی جائے آمین۔

بعض دوست بہت ہی سلسلہ کے قریب ہیں ان کے لیے بہت توجہ سے دعا فرمائی جائے۔ نیز میرے راستے میں بعض مشکلات ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو دور فرمائے آمین

### عربی رسالہ

میرے بہت سے دوست مجھکو بہت زور دے رہے ہیں کہ یہاں سے جلد ایک رسالہ مسلم سن رائز کی طرز سے نکالا جائے۔ خدا کے فضل سے یہاں بھی ایک جماعت ایسے دوستوں کی پیدا ہو گئی ہے جو عمدہ عربی لکھنے پر قادر ہے۔

اسکے علاوہ ہندوستان میں بہت سے احمدی احباب خصوصاً مکرم شیخ عبدالرحمن صاحب مصری، مکرم سید زین العابدین صاحب و مکرم مولانا راجیکی صاحب حضرت مولوی سرور شاہ صاحب و نئے علماء جو مولوی فاضل وغیرہ سے فارغ ہوئے ہیں۔ کی ایک بڑی جماعت ہے۔ جو احباب اپنی رائے ایسے رسالہ کی نسبت عطا فرمائینگے میں اُن کا بہت شکر گزار ہونگا۔

میں چاہتا ہوں کہ اس امر کی طرف بہت سوچ بچار کے قدم اٹھایا جائے۔ والسلام (محمود احمد)

## مذاہب عالم کی حقیقت
## اسلام کی صداقت

دنیا میں کثرت مذاہب کو دیکھ کر ایک حق جو انسان گرداب حیرت میں پڑ جاتا ہے۔ یا الٰہی کدھر جاؤں۔ ادھر عیسائی اپنی سچائی کا دعویٰ کر رہے ہے اور ادھر آریہ اپنی صداقت کا راگ الاپ رہے ہیں۔ اور ایک طرف اہل اسلام اپنے مذہب کی خوبیاں بتاتے ہیں اب میں کیا کروں۔؟

ہر ایک شخص جو تلاش حق کا مادہ رکھتا ہے یقیناً اس الجھن میں پڑے گا۔ اور کچھ عرصہ تک کے لیے ضرور محو حیرت ہوگا۔ لیکن ہم ایک طریق جو بالکل سادہ اور عام فہم ہے۔ بتلاتے ہیں۔ اور ایسے احباب سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ ضرور اس طریق سے منزل مقصود تک پہنچنے کی کوشش کریں گے۔

وہ راستہ یہ ہے کہ انسان کو اپنی فطرت اور دل سے سوال کرنا چاہیئے کہ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ میں ایک دن پانی پیلوں اور عمر بھر اسی سے سیراب رہوں۔ یا ایک دن سیر ہو کر کھانا کھالوں اور آئندہ پھر کبھی ضرورت ہی نہ رہے۔ اس سوال کے جواب میں سلیم فطرت یہی کہیگی ہرگز نہیں بلکہ جب کبھی تم کو بھوک لگے گی تو نئے کھانے کی ضرورت پڑے گی اور پیاس لگنے پر تازہ پانی درکار ہوگا۔

اس مختصر تمہید کے بعد ہم دنیا کے مذاہب پر نظر ڈالتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر ایک مذہب الہام کا قائل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے کلام کرنے کا اعتقاد رکھتا ہے۔ مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ وہ الہام پچھلے اور گزشتہ ازمنہ سے تعلق رکھتا تھا۔ عیسائی ہیں تو وہ سلسلہ الہام کو منقطع خیال کرتے ہیں اور آریہ ہیں تو وہ پرانے اور بوسیدہ ویدوں کے بعد الہام سے جواب دیتے ہیں اور اس معشوق بیبدل کی گفتار سے منکر ہیں۔ وائے برحال کہ بعض ناسمجھ مسلمان بھی اس مرض کا شکار ہو گئے ہیں مگر اصل اسلام یعنی قرآن کریم اور سنت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بات بالصراحت ثابت ہوتی ہے وہ یہی ہے کہ جسطرح سے اللہ تعالیٰ ازل میں کلام کرتا تھا اور اپنے پرستاروں سے راز و نیاز کی باتیں کرتا تھا۔ آئندہ جبتک دنیا قایم ہے اور بعد بھی وہ اس سلسلہ کو جاری رکھے گا۔ ورنہ تو گونگا خدا بن جائے گا۔ جیسا کہ فرمایا سورہ ...

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ

کہ سچے مومنوں سے اللہ تعالیٰ ہمیشہ کلام کرتا رہے گا اور ملائکہ ان کی تائید و نصرت کرتے رہیں گے۔

دیکھو دنیاوی معشوق کی بے رخی سے عاشق کسطرح ماہی بے آب کی طرح ان کی رضا جوئی کرتے ہیں۔ ان کے ظلم و ستم سہتے ہیں۔ مگر سلسلہ کلام کو منقطع ہونے نہیں دیتے کیوں؟ محض اسلیے کہ اس سے ان کو تکلیف ہوتی ہے اور مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑتے ہیں۔

تو اے خدا کے سچے پرستارو! غور کرو۔ کہ اگر اس بے چون و بے چگون ہستی کے عشاق کو یہ روکھا جواب دیا جائے کہ آئندہ تم سے کلام نہ کیا جائے گا۔ تو وہ ایک منٹ کے لیے بھی زندہ نہیں رہ سکتے پس جو مذہب اللہ تعالیٰ کی طرف ایسا ظلم منسوب کرتا ہے کہ وہ اپنے عشاق کو دیدار و گفتار سے محروم کرتا ہے۔ یقیناً وہ جھوٹا اور اس کے پیرو فریب خوردہ ہیں۔ کیونکہ سہ

یہ سچ ہے کہ جو پاک ہو جاتے ہیں
خدا سے خدا کی خبر لاتے ہیں
اگر اس طرف سے نہ آوے خبر
تو ہو جائے یہ راہ زیر و زبر

طلب گار ہو جائیں اس کے تباہ
وہ مرجائیں دیکھیں اگر سید راہ
مگر کوئی معشوق ایسا نہیں
کہ عاشق سے رکھتا ہو یہ بغض کیں

جب صورت حال یہ ہے۔ تو ہم ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ صرف اور صرف اسلام ہی اس میدان میں پورا اتر سکتا ہے۔ جس میں زندہ رہنے کی قابلیت ہے اور جو زندہ رہے گا۔

ذرا سوچو! کہ اگر اسلام سچا نہیں اور فی الواقع خدا کا قایم کردہ مذہب نہیں تو کون اس کی شاخوں کو سرسبز رکھتا اور شیریں ثمار پیدا کرتا ہے؟

اول تو اسلام کا یہ دعویٰ ہی دیگر مذاہب کے مقابلہ میں زبردست صداقت ہے۔ لیکن جب اس کے ساتھ مشاہدہ بھی مل جاوے تو اس کا کیا کہنا۔

پس سب لوگ خواہ آریہ ہوں یا سناتنی۔ عیسائی ہوں یا یہودی۔ ذرا اللہ غور کریں کہ جو مذہب الہام کو بند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا وصال کرانے والا خیال کرنا گمان تک درست ہے ہم جس طرح خشک درخت سے پھل کی توقع رکھنا جہالت ہے اسی طرح بلکہ اس سے بڑھ کر ان مذاہب سے معرفت الٰہی کے حصول کی امید رکھنا۔ شان عقلا سے بعید ہے۔

پس اے آدم کے فرزندو! اور اے ہمارے بھٹکے ہوئے بھائیو! تم صداقت کو اپنا شعار بناؤ اور راستی کو مذہب کی بنیاد دیکھو۔ دنیا کے آرام دنیا کے جھتے یا حکومتیں ابدی نہیں اگر ابدی بنا چاہتے ہو تو آؤ۔ اسلام کے زیر سایہ رہ کر بحر عرفان میں غوطہ زن ہو۔ اور کلام الٰہی کی شراب سے مخمور ہو۔ تا تم زندہ ہو کر ابدی زندگی پاؤ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق بخشے۔ (راقم ا۔ د۔ ج)

# اسلام ہم سے کیا چاہتا ہے

## (محبان اسلام سے خطاب)

اسلام اللہ تعالیٰ کا قایم کردہ مذہب ہے۔ جو کبھی دنیا سے نا پید نہ ہوگا۔ جب دنیا اس سے بیزار ہوگی وہی دن قیامت ... کا دن ہوگا اور دنیا کے خاتمہ کا وقت۔ مگر اے عزیزو! جس طرح عارضی طور پر محاق کی راتیں آتی ہیں اور گویا چاند کا خاتمہ کر دیتی ہیں۔ مگر حقیقتاً وہ چاند کو کوئی نقصان نہیں پہونچاتیں۔ اسی طرح بعض وقت ادیان باطلہ بھی زور پکڑ جاتے ہیں اور دنیا سمجھ لیتی ہے کہ اسلام آج مٹا یا کل مٹا۔ مگر وہ نہیں جانتی ؎

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ اند
زیر آں گنج کرم بنہادہ اند

انجام کار اسلام کی ہی فتح ہوتی رہی ہے۔ اور ہوگی۔ مگر قابل غور یہ بات ہے کہ ایسی حالت کیوں پیدا ہوئی تا اس کے سبب کو ہی جڑ سے کاٹا جائے۔ سو تم قرون اولیٰ پر غور کرو تو اس حالت زار کا سبب معلوم ہو جائے گا۔ جس کو مختصر طور پر یوں ادا کیا جا سکتا ہے کہ مسلمانوں نے دین سے لاپرواہی اختیار کی اور اپنے عیش و عشرت میں مشغول ہو گئے ؎

بیکسے شد دین احمد ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے در کار خود با دین احمد کار نیست
ایں خداوندان نعمت ایں چنیں غفلت چرا ست
بے خود از خواب اند یا خود بخت دیں بیدار نیست
اے مسلماناں خدارا یک نظر بر حال دیں
آنچہ مے بینم بلا ہا حاجت اظہار نیست
ہر کسے غمخوارئ اہل اقارب مے کند
اے دریغ ایں بیکسے را ہیچ کس غمخوار نیست
خون دیں بینم رواں چوں کشتگان کربلا
اے عجب ایں مردماں را ہیچ آں ملکار نیست
حیرتم آید چو بینم بذل شان در کار نفس
کایں ہمہ جود و سخاوت در رہ دادار نیست

پس یہ روز بد اکناف عالم کے مذاہب جو اسلام پر حملہ کر رہے ہیں اور مسلمانوں کو نیست و نابود کیا چاہتے ہیں۔ ہمیں کیوں دیکھنا پڑا۔ محض اپنی سستی اور غفلت سے اور آپس کی فرقہ بندیوں کی وجہ سے۔

آہ! کبھی وہ زمانے ہوتے تھے کہ اسلام کے علمبردار کفر کی سرزمینوں کو سر کرتے ہوئے اسلامی پھریرے اڑاتے ہوئے دنیا کے کونوں تک پہونچ جاتے تھے۔

آہ! کبھی وہ وقت تھا کہ اسلام دنیا کا ماویٰ و مامن سمجھا جاتا تھا۔ اور بیکسوں کے لیے ہی ایک پناہ گاہ اور تسلی بخش جگہ سمجھی جاتی تھی۔

آہ! کبھی وہ وقت بھی ہوتے تھے کہ مسلمانوں کی صورت دیکھتے ہی دنیا کے فرزند ان کے پیچھے لگ جاتے تھے۔ اور اپنی ساری جاہ و حشمت پر لات مار دیتے تھے۔

آہ! اسلام پر وہ وقت بھی آیا ہے کہ جب اس کو قوموں کا کھا جانے والا کہا جاتا تھا۔ اور دنیا یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ دیکھتی تھی۔ مگر آج کیا ہو گیا کہ مسلمانوں کی کوششیں بے سود اور ہمتیں پست ہو رہی ہیں۔ اور یہ حالت کیوں ہے کہ

ہر طرف سے پڑ رہے ہیں دین احمد پر تیر
کیا نہیں تم دیکھتے قوموں کو اور ان کے وہ وار
کھا رہا ہے دیں طمانچے ہاتھ سے قوموں کے آج
اک تزلزل میں پڑا اسلام کا عالی منار

اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی حالت ابتر اور ناگفتہ بہ ہوگئی ہے۔ ورنہ وہ ذات جس کا قانون ہے ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم کیوں ان کو مخذول چھوڑ دیتا۔ پس مسلمانوں کی سستی اور غفلت اور دین سے لاپرواہی نے ہی ان کو یہ دن دکھایا ہے۔ اور اگر اب بھی انھوں نے اس کو دور نہ کیا اور اس زمانہ سے عبرت حاصل نہ کی۔ تو وہ دن قریب اور جو کھٹ پر ہیں۔ کہ جب ہندوستان کا ایک متنفس بھی اسلام کا نام لیوا نہ رہے گا اور جو بچے مسلمان ہوں گے تقیناً ان کو اندلس والا معاملہ اپنی آنکھوں سے دیکھنا پڑے اور کہنا پڑے گا ؎

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن
بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچہ سے ہم نکلے

اس وقت جبکہ فتنہ ارتداد ترقی پر ہے اور روز بروز زور پکڑ رہا ہے اور ادھر عیسائی حضرات اسلام پر حملہ آور ہو رہے ہیں اور سکھوں اور یہودیوں نے بھی اسلام کے خلاف چڑھائی شروع کی ہے کس قدر خطرناک وقت ہے اسلام کے فدائیوں کے لیے یہ حالات مایوس کن ہیں۔ کیونکہ اسلام ان دشمنان اسلام کے مقابلہ میں مال و دولت۔ حکومت سے کھڑا نہیں ہو سکتا۔ ہاں ایک چیز کسی کے دل میں ہو تو اس کو کبھی ناامیدی لاحق نہیں ہو سکتی اور وہ دعا ہے۔ اور ہستی باری تعالیٰ پر یقین کامل ہے۔ ہمارے سامان دشمن کے مقابلہ میں ایک پشہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے مگر حکم الٰہی ایسا ہی ہے کہ تم سامان کرو۔ اور نصرت الٰہی کے جاذب بنو اور دعا میں مشغول ہو جاؤ۔

پس اے محبان اسلام! تم تلافی مافات کرو اور پہلے کیے پر آنسو بہاؤ اور یہ یاد رکھو کہ

اسلام چیز کیا ہے منذ اللہ کے لیے فنا
ترک رضائے خویش پئے مرضی خدا

اگر تم کو اسلام جیسی نعمت کی قدر ہے اور تم کو اس در یتیم کی شناخت ہے تو سنو ؎

دوستاں خود را نثار حضرت جاناں کنید
در رہ آں یار جانی جان و دل قرباں کنید
از تنعیش ہا بروں آئید اے مردان حق
خویشتن را از پئے اسلام سرگرداں کنید
آنکہ داری مقدرت ہم عزم تائیدات دیں
لطف کن مارا نظر بر اندک دلبیار نیست
بیں کہ چوں در خاک مے غلطد زجور ناکسال
آنکہ مثلش ادہ زیر گنبد دوار نیست

اے بہادران اسلام! تم غیرت دکھلاؤ اور دنیا پر ثابت کر دو کہ تم نااہل خلف نہیں ہو۔

یاد رکھو کہ باغ احمد لٹ رہا ہے۔ اگر تم نے غفلت کی اور اس وقت کو جانے دیا۔ اور باغ احمد میں خزاں آ گئی۔ تو سوچو اس شاہ دو جہاں کو کیا منہ دکھاؤ گے جو تمہارے لیے رات کے اوقات میں آرام کی گھڑیوں کو قربان کر کے بارگاہ ایزدی میں دعا کرتا تھا۔

پس تم اپنے آقا و خالق کو راضی کرنے کے لیے اور اپنے پیارے نبی کی خاطر اٹھو اور مال دولت اور جان اس کی راہ میں قربان کر دو۔ تا تم عقبیٰ میں سرخرو ہو۔ ورنہ تم مورد عتاب ہو گے۔

بہت ... دیکھو کہ اسلام خدا کا ہے۔ وہ ضرور اس کی حفاظت کرے گا جیسا کہ اس نے فرمایا انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون۔ مگر افسوس ہوگا اگر ہم اس سے محروم ہو جائیں گے۔

اسلام ہم سے کیا چاہتا ہے؟ اسلام ہم سے موت چاہتا ہے۔ جذبات۔ احساسات۔ مال و دولت جان تن کی موت جبتک ہم برداشت نہ کرینگے۔ تو اسلام اپنی پہلی شان کو نہیں پہنچ سکتا۔ پس تم موتوا قبل ان تموتوا پر عمل کرو۔ اور اپنے مرنے سے پہلے مر جاؤ تا وہ غیور خدا تم کو جلائے اور روئے زمین پر اسلام کا بول بالا ہو۔

پھر یاد رکھو کہ اسوقت کفر اپنی ساری جمعیت کے ساتھ اسلام پر حملہ آور ہوا ہے اگر تم نے پوری طرح دفاعی کوشش نہ کی تو وہ تم کو روند ڈالے گا۔

اسوقت علاوہ سامانوں کے تم اس قادر مطلق خدا کے ... تمہاری عاجزی اور انکسار کو دیکھ کر رحم جوش زن ہو اور تم کامیاب ہو۔ یاد رکھو کہ

کوئی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

دعائیں کرو۔ اور عرش الٰہی کو ہلا دو۔

اندریں وقت مصیبت چارہ ما بیکساں
جز دعائے بامداد و گریۂ اسحار نیست

رمضان المبارک کا مہینہ دعاؤں کی قبولیت کے لیے خاص مہینہ ہے۔

سو اے درد مند دل رکھنے والو! کوئی شام نہ آئے جس میں تم اسلام کے درد سے بے قرار نہ ہو۔ اور کوئی صبح نہ چڑھے جس میں تم اس مصیبت عظمیٰ سے اضطراب و قلق کے سمندر میں غرق نہ ہو۔ پھر دیکھو وہ خدا جس نے منکرین یونس علیہ السلام کی گریہ و زاری سے ان سے عذاب ٹال دیا اور جس نے کفار مکہ کی آہ و بکا سے ان کا عذاب دور کر دیا۔ تمہارے لیے کیا قدرت نمائی کرتا ہے اور کن نامعلوم طریقوں سے اسلام کی مدد کرتا اور تمہارے کبیدہ دلوں کو شاد کرتا ہے۔ آمین

اے بے خبر بخدمت فرقاں کمر ببند
زاں پیشتر کہ بانگ بر آید فلاں نماند

(راقم :۔ ا۔ د۔ ج)

## اعلان

جو احباب اعانت مجاہدین کے شائق ہوں اگر وہ کسی وجہ سے وہ رقم موعودہ (۱۰۰) ادا نہ کر سکیں تو ان کے لیے موقع ہے کہ وہ مجاہدین کی ضروریات تبلیغ کو پورا کر کے اسی طرح وارث ثواب بن جائیں۔ مثلاً یہ کہ وہ سائیکلیں مہیا کریں اور ناظر صاحب صیغۂ انسداد قادیان کے پاس پہونچا دیں یا اطلاع دیں تا مبلغین کا وقت کم خرچ ہو۔ اور کام زیادہ ہو۔

فاستبقوا الخیرات

# نظم

ذیل میں جناب منشی محمد نعمت اللہ خاں صاحب آف بدایونی مہاجر محرر مدرسہ احمدیہ قادیان کی ایک تازہ نظم درج کی جاتی ہے جو آپ نے حالات حاضرہ کو مدنظر رکھ کر لکھی ہے۔ اس سے آپ کے جذبات کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے گو آپ معمر شخص ہیں مگر آپ کے ارادے کسی طرح جوانوں سے کم نہیں۔

آپ نے یہ نظم ۲۶ اپریل کو بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور پڑھی۔ (ایڈیٹر)

کسکو سناؤں دل کی غم دل کو کھا رہا ہے
کس سے کہوں کلیجہ کیوں منہ کو آرہا ہے

رو رو کے اٹھ رہا ہوں دلمیں ملال ہے پیر
بن بن کے خون آنسو آنکھوں سے جا رہا ہے

وہ درد ہے جگر میں درماں ہے جسکا مشکل
ہاں فضل حق تعالیٰ ڈھارس بندھا رہا ہے

کیا مجھکو ہو گیا ہے حالت یہ کیا ہے میری
میں غم کو کھا رہا ہوں غم مجھ کو کھا رہا ہے

آہ و بکا و نالے پہونچیں ہیں آسماں تک
پیر فلک بھی غم سے سر کو جھکا رہا ہے

چلتے ہیں تیر ہر سو بوچھاڑ ہو رہے ہیں
رنج و محن یہ مجھکو ہر دم گھلا رہا ہے

کرکے چڑھائی اک دم اعدا آدیں ہیں آگے
ہر ایک مقابلہ میں لشکر جما رہا ہے

ہیں یک کہیں یہ عیسائی ہیں کہیں پہ
ہر ایک اپنا اپنا جادو جگا رہا ہے

ان آریوں کا فرقہ کچھ حد سے بڑھ چلا ہے
اسلام پر وہ کیا کیا تہمت لگا رہا ہے

آدم کی ہیکو اب تک جننی نہیں ہیں گزرے
سب قادر حق کو کاذب بتا رہا ہے

غیرت جنہیں ہو ان میں یہ ساری بیجا ہیں
کیسی نیوگ کی شوکت بڑھا رہا ہے

تازہ انھوں نے فتنہ برپا کیا ہے کیسا
رجپوت مسلموں کو مرتد بنا رہا ہے

احمد کے جاں نثارو اٹھو کمر کو باندھو
یو پی میں جا کے دیکھو اندھیر چھا رہا ہے

اب جان و دل لڑاؤ رجپوتوں کو بچاؤ
یہ آریوں کا فرقہ ان کو ستا رہا ہے

اخلاص لیکے دلمیں تبلیغ دیں کو نکلو
فضل خدا یقیناً نصرت کو آرہا ہے

راہ خدا میں کر دو قربان مال و زر کو
لاؤ نہ دھیان دلمیں کس لئے کیا رہا ہے

اسلام پر مریں ہم ہو مدعا تو یہ ہو
جا کے بلا سے جائے گھربار جا رہا ہے

ہم ہتیں کھائیں جو ہو کڑی اٹھائیں
دشمن مقابلہ میں طاقت جتا رہا ہے

اخلاق وہ ہو جس سے تسخیر ہو زمانہ
اخلاق ہی دلوں کو قابو میں لا رہا ہے

ہر کام میں ہو جرأت ہونے نہ پائے غفلت
دانت اپنے پیستا دشمن تم پر چبا رہا ہے

دلمیں خدا کی عزت مخلوق پر ہو شفقت
یہ ہے طریق حکمت جو سب کو بھا رہا ہے

ناگفتنی ہے حالت ان عالموں کی اب تو
طرز عمل پہ انکے افسوس آرہا ہے

کہتا ہو کوئی مرتد رجپوت ہوں تو کیا غم
جانیں ان کے کوئی اسلام جا رہا ہے

آرام سے ہیں بیٹھے ان کو نہیں ہے پروا
دشمن گلے پہ ان کے خنجر چلا رہا ہے

امرتسری کی مت پر کیسے پڑے ہیں پتھر
وہ اتحاد باہم اب تک گرا رہا ہے

پوچھے تو ان سے کوئی یو پی میں ...
کیوں پیٹھ دیکے اسکو کشمیر جا رہا ہے

میداں میں آ نکل اب وقت امتحاں ہے
کیوں روباہ باز یونہی پہلو بچا رہا ہے

دل میں اگر ذرا سی کچھ بھی ہو غیرت دیں
پھر کس لئے تو ہم سے آنکھیں چرا رہا ہے

ہرگز نہیں ہے جسکو اسلام کی محبت
یوں ہی فضول بیٹھا باتیں بنا رہا ہے

ہم تو یہی کہیں گے کھوٹا نصیب تیرا
کیا ٹھیک تیرے گھر کے تجھکو سلا رہا ہے

دریغا کس جگہ ہے کچھ اپنی کہہ سنائے
کس کس کو اسکا غصہ ابر کرا رہا ہے

کذب و غضب کدورت حرص و حسد عداوت
سب سے زیادہ سر میں اسکے سما رہا ہے

آئے سیالکوٹی اپنی کرے نہ ڈھکوسلے
کیوں خوش ہو اپنا بیجا ناحق دیا رہا ہے

کچھ کر کے اب دکھائے باہر نکلکے آئے
کیوں گھر میں بیٹھا بیٹھا عزت گنوا رہا ہے

آئے ہیں دیوبندی جم کر بیٹھ جائیں
یہ کیا کیا آج کوئی کل کوئی جا رہا ہے

چھوڑیں حکیم صاحب گاندھی کی جانشینی
اسلام کو سنبھالیں ہاتھوں سے جا رہا ہے

گاندھی کی پیروی کا نکلا ہے یہ نتیجہ
سوراج تو گیا تھا مذہب بھی جا رہا ہے

لمجائیں یونہی عالم یونہی کمیٹیاں سب
جسطرح سب کو دشمن باہم ملا رہا ہے

راضی ہیں ہم کریں سب آپس میں کام ملکر
انکی زباں میں ہرگز جو ضد میں آرہا ہے

یہ ضد کا نتیجہ یہ پھوٹ کا ہے ثمرہ
چاروں طرف سے دشمن آنکھیں دکھا رہا ہے

پر تو ہی یہ خطا ہے تیری یہ مشائخ
ہر ایک دوسرے کو کافر بنا رہا ہے

سب کفر کے خزانے آئے ہیں تو انکے
جو ہے وہ کفر بیچا یہ غم لٹا رہا ہے

مومن بنا نہ ان کا آیا ہے اور نہ آئے
سارا گروہ ان کا کافر بنا رہا ہے

نذرانہ ہاتھ آئے کچھ فکر ہے تو یہ ہے
جائے بلا سے ان کی ایمان جا رہا ہے

کرنا انھوں نے کیا ہے بھاڑے کے ہیں ٹٹو
کھائے کمائے جیسے جو جو کما رہا ہے

ٹھہرے گا یہ نہ کوئی کرتا ہوں پیشگوئی
بار گراں یہ سارا ان ہی پہ آرہا ہے

ٹھہرے نہ ٹھہرے کوئی مجکو ہی کام کرنا
ہم کیوں کریں اسکو مولا کرا رہا ہے

کچھ آگے جا چکا ہے انکا اجیر طبقہ
وہ تو نئے کرشمے ان کو دکھا رہا ہے

شدھی کے روکنے کا سب چاہیے جو طریقہ
وہ تو ان ہی الٹا نیچا دکھا رہا ہے

کہتا ہے کوئی مرتد ہوتی گئی وہ اپنی
بیچارہ کوئی ذاکر ان کو منا رہا ہے

سمجھا ہوا ہے کوئی ان کو ہی دین احمد
لحم البقر کھلا کر مسلم بنا رہا ہے

کچھ ذکر کر رہے ہیں ان میں جو صوفیا ہیں
بیخود ہے کوئی کوئی ضربیں لگا رہا ہے

گردن جھکائے کوئی خاموش بن رہا ہے
پھر ساز بج رہا ہے قوال گا رہا ہے

کر کوئی شوق سے طاؤس رقصاں
حلقہ میں کوئی بیٹھا ہو حق مچا رہا ہے

بیخود پڑا ہے کوئی تڑپا کمتر ادھر کوئی
ہاتھ اپنے تال ہم پر کوئی بجا رہا ہے

ان کو سوائے اس کے آتا ہی اور کیا ہے
سیکھا ہے جس نے جیسا ویسا سکھا رہا ہے

بے سر ہیں ان کے سر پر افسر نہیں ہے کوئی
راگ اپنا اپنا بیٹھا ہر ایک گا رہا ہے۔

زیرکاں ہمارے گرائے دیکھ لیں کے
کام احمدی کا نظر کیسا چلا رہا ہے

اے نور کہو تمہارا چمکے گا کب ستارا
یو پی وطن تمہارا تم کو بلا رہا ہے

## دارالامان کا ہفتہ

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالکل صاف ہے۔ حضور فتنہ ارتداد کے انسداد کی طرف پوری توجہ سے کام لے رہے ہیں۔ روزانہ بعد نماز عصر مجلس مشاورت ہوتی ہے اور مبلغین کے حالات اور رپورٹوں کے علاوہ مزید اصلاحات کی جاتی ہیں۔

۲۔ علامہ حافظ روشن علی صاحب حسب معمول روزانہ درس قرآن کریم دیتے ہیں مورخہ ۲۶ اپریل تک سورۃ انفال ختم ہو چکی ہے امسال آپکے درس میں یہ خصوصیت ہے کہ آپ آریوں کے اعتراضات کا خصوصیت سے مدلل جواب دیتے ہیں۔

۳۔ اب پہلے کی نسبت گرمی بڑھ رہی ہے۔ جس سے اہل وارد کو کچھ زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ آسمان گرد آلود ہے۔

۴۔ زندگی وقف کنندگان کی تعداد ۲۴ اپریل تک

**پانصد**

ہو گئی ہے۔ مگر یہ تعداد اور رفتار بہت سست ہے۔ کوشش کرو۔
"کام مشکل ہے بہت منزل مقصود ہے دور"

# قائلین تثلیث سے تین مطالبات

**اوّل** ۔ آپ یسوع مسیح کو خدا کا بیٹا مانتے ہیں اور بیٹے کے تاخر زمانی ضروری ہے۔ کیونکہ ابنیت موقوف ہے ابوۃ پر اور جو چیز کسی پر موقوف ہو اسکے لیے تقدم موقوف علیہ پر ضروری ہے۔ ورنہ وہ موقوف کس طرح ہو سکتی ہے۔ پس ثابت ہوا کہ اب کے لیے ابن کا مقدم ہونا ضروری ہے۔

دوسرے الفاظ میں اس کے یہ معنی ہوئے کہ بیٹا پہلے نہ تھا بعد میں ہوا۔ اور جو چیز پہلے نہ ہو بعد میں ہو وہ حادث ہوتی ہے اور حادث ممکن الوجود ہوتی ہے۔ لہٰذا مسیح کا ابن اللہ ہونا باطل ہوا۔ کیونکہ ابن و اب میں اتحاد نوعی ضروری ہے اور اب بالاتفاق فریقین واجب الوجود ہے لیکن بیٹا ممکن الوجود۔

علاوہ اگر کہو کہ جیسے خدا ہے ویسے بیٹا بھی ہے تو اس صورت میں شریک الباری لازم آتا ہے۔ جو باتفاق فریقین محال ہے کیونکہ بیٹے کے لیے "آخر" نافی ثابت ہے۔ پس جو چیز مستلزم محال ہو وہ بھی محال ہوتی ہے۔ لہٰذا یسوع مسیح کا شریک الباری ہونا بھی محال ہے۔

**دوئم** انجیل مقدس میں مسیح کے متعلق اگر ایک جگہ ابن اللہ کا لفظ آیا ہے تو دوسری جگہ ابن آدم کا دیکھو (مرقس ۸ آیت ۱) "ابن آدم بھی جب اپنے باپ کے جلال میں پاک فرشتوں کے ساتھ آئیگا۔ تو اس سے شرمائے گا" اسی طرح متی باب ۱۸ آیت ۱۰ میں مسیح فرماتے ہیں "کیونکہ ابن آدم کھوئے ہوئے کو بچانے آیا ہے"*۔ لیکن یہ تو ظاہر ہے کہ مسیح نے کوئی خدائی کام نہیں دکھایا۔ اگر اس کے معجزات و نشانات سے جو انجیل مقدس میں بیان کیے گئے ہیں اس کی خدائی ثابت ہو سکتی ہے تو پھر جھوٹے نبی اور جھوٹے مسیح بھی ان معیاروں کی رو سے حضرت مسیح کے فرمان کے بموجب خدا ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح فرماتے ہیں "کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہوں گے اور نشان اور عجیب کام دکھائیں گے تاکہ اگر ممکن ہو تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کر دیں (مرقس ۱۳ آیت ۲۲)

ہاں مسیح نے ابن آدم جیسے کام کیے اور باقی انبیاء علیہم السلام کی طرح کھاتے پیتے دکھ درد محسوس کرتے۔ اور غیب کی باتوں سے سوا ان باتوں کے جو خدا تعالیٰ بتا دے اپنی لاعلمی ظاہر فرماتے۔ جیسا کہ وہ خود فرماتے کہ اس گھڑی کی سوا باپ کے کسی کو خبر نہیں اور یہ بات بدیہی ہے کہ ہر ایک چیز اپنی صفات سے معلوم ہوتی ہے۔ لہٰذا حضرت مسیح میں صفات انسانی کا پایا جانا اور صفات الوہیت کا نہ پایا جانا صاف دلالت کرتا ہے کہ آپ محض انسان تھے۔ ہاں صرف لفظ "بیٹا" سے اگر کوئی خدا ہو سکتا ہے۔ تو بائبل کی رو سے پھر کئی خدا ماننے پڑینگے۔ اور بعض کو نو اکلوتا بھی ماننا پڑے گا (نعوذ باللہ منہ)

**سوئم** اگر فی الواقعہ حضرت مسیح ناصری کی ہی تعلیم ہوتی جس پر آجکل عیسائی حضرات عمل پیرا ہیں۔ تو ممکن نہ تھا۔ کہ وہ باتیں جو حضرت مسیح نے ایمان داروں کے لیے مقرر فرمائی ہیں ان میں نہ پائی جاتیں۔ کیونکہ خدا سچا ہے وہ کبھی خلاف واقعہ کوئی بات نہیں بیان فرماتا۔ کیا آجکل کے عیسائی صاحبان میں ان باتوں کا عشر عشیر بھی نہ پایا جانا دلالت نہیں کرتا کہ وہ اس کی تعلیم حقیقی سے کوسوں دور ہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح فرماتے ہیں "اور وے جو ایمان لائینگے ان کے ساتھ یہ علامتیں ہونگی کہ وے میرے نام سے دیووں کو نکالینگے اور نئی زبانیں بولینگے۔ سانپوں کو اٹھا لیں گے اگر کوئی ہلاک کرنے والی چیز پئینگے انھیں کچھ نقصان نہ ہوگا بیماروں پر ہاتھ رکھیں گے تو چنگے ہو جائینگے" (مرقس باب ۱۶ آیت ۱۷)

اب للہ ذرا انصاف فرمائیں کیا کسی عیسائی صاحب میں ان باتوں سے کوئی بھی پائی جاتی ہے۔ بلکہ یہ چھوڑ رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان کسی میں نظر نہیں آتا کیونکہ مسیح فرماتے ہیں کہ اگر رائی کے دانہ برابر بھی تم میں ایمان ہوگا تو پہاڑ کو کہو گے کہ یہاں سے چلا جا تو چلا جائے گا۔

پس میرے مکرم بھائیو حق کی طرف آؤ اور مسیح کے قول کو کہ اگر انسان ساری دنیا بھی حاصل کرے اور اپنی جان کھو دے تو اسے کیا فائدہ سوچو اللہ تعالیٰ آپ کی آنکھیں کھولے۔

(خاکسار عبد الاحد ہزاروی مدرسہ احمدیہ قادیان)

# مبلغین جماعت احمدیہ قادیان اور فتنہ ارتداد

## آریوں کو روحانی مقابلہ کا چیلنج

**آریوں کے متعلق لیکچر** آگرہ میں ستیارتھیوں کے متعلق ہفتہ میں دو بار لیکچروں کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں تیسرا جلسہ ۱۰ر اپریل کی رات کو منعقد کیا گیا۔ جس میں آگرہ کے ہندو مسلمان کے علاوہ بعض دیہات کے ملکانہ راجپوت بھی شامل تھے۔ قرآن کریم کی تلاوت کے بعد جناب چودھری فتح محمد خان صاحب ایم۔ اے امیر وفد المجاہدین جماعت احمدیہ قادیان نے تقریر کی۔ جس میں آریوں کی اس غلط بیانی کا ذکر کرتے ہوئے کہ راجپوتوں کو زبردستی مسلمان بنایا گیا ہے۔ فرمایا اسکی لغویت اسی سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں کی حکومت کے خاتمہ پر صرف دو کروڑ مسلمان ہندوستان میں تھے مگر آج سات کروڑ ہو چکے ہیں۔ اب بتایا جاوے کہ انگریزوں کی حکومت کے زمانہ میں کس نے تلوار چلائی اور تلوار کے زور سے ہندوؤں کو مسلمان بنایا ہے۔

**آریوں کی دیانت داری** پھر فرمایا کہ آریوں کی دیانت داری اسی سے ظاہر ہے کہ لالہ ہنسراج اور مہاشہ شردھانند جو خود بت نہیں پوجتے ملکانوں کو وہ سناتنی بنا کر بت پرستی سکھاتے ہیں۔ پنڈت دیانند نے یہ دیکھ کر کہ اب روشنی کا زمانہ ہے۔ اس وقت بت پرستی کو کوئی عقلمند نہیں مان سکتا۔ کہا چلو یہ کہہ دو کہ وید میں بھی ایک ہی خدا کی پرستش کا حکم ہے۔ اور بت پرستی کی تردید کر نے لگ گئے لیکن اب انہی کے بڑے بڑے بھگت ملکانوں کو بت پرستی سکھا رہے ہیں اور پھر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کو فتح حاصل ہو رہی ہے۔ حالانکہ یہ فتح نہیں بلکہ ان کی اخلاقی موت ہے۔

جناب چودھری صاحب نے آریوں کے موجودہ طریق عمل اور ان کے مذہبی عقائد میں تضاد پر روشنی ڈالتے ہوئے روحانی مقابلہ کے لیے ایک زبردست چیلنج بھی دیا۔ چنانچہ فرمایا۔

**روحانی مقابلہ کی دعوت** آریوں کو ہم نے مباحثہ کے لیے بار بار بلایا ہے۔ لیکن وہ سامنے نہیں آتے۔ اگر اس کی ان میں طاقت نہیں۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ ناواقف اور بے خبر ملکانے ان کے مذہب کی حقیقت سے واقف ہو کر انکے پھندے میں نہیں پھنسینگے۔ تو ہم ان کے سامنے ایک اور طریق رکھتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ ملکانہ قوم کے ہی کچھ بیمار منتخب کر لیے جاویں۔ جن میں سے قرعہ اندازی سے آدھے آریہ لے لیں اور آدھے ہم پھر طرفین اپنے اپنے مریضوں کے لیے دعا کریں اور دیکھیں کہ کس کے مریض نمایاں طور پر زیادہ اچھے ہوتے ہیں۔ اگر ہمارے اچھے ہو جائیں۔ اور آریوں کے بھی تب بھی ہم جھوٹے۔ اگر ہمارے اچھے نہ ہوں اور آریوں کے ہو جائیں۔ تب بھی ہم جھوٹے۔ لیکن اگر آریوں کی نسبت ہمارے زیادہ اچھے ہوں اور ان کے نہ ہوں تو پھر اسلام کو سچا ماننے میں کیا عذر ہو سکتا ہے۔ (اس پر حاضرین نے جزاک اللہ اور سبحان اللہ کی آوازیں بلند کیں) پس آریوں کے وہ لوگ جو سوامی اور بھگت بنے پھرتے ہیں۔ ان میں اگر ذرا بھی روحانیت ہے تو سامنے آئیں۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ وہ ہرگز اس مقابلہ کے لیے تیار نہ ہوں گے۔

جناب چودھری صاحب کے بعد مولوی جلال الدین صاحب شمس مولوی فاضل نے وید اور قرآن کریم کی تعلیم کا مقابلہ نہایت دلچسپ پیرایہ میں کیا۔ خاتمہ پر سوال و جواب کا موقع دیا گیا۔ اور ایک جینی صاحب نے چند سوالات پوچھے جن کے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔

**ملکانہ نمائندوں کی کانفرنس** ۱۳ر اپریل کو جناب امیر الوفد مبلغین جماعت احمدیہ قادیان نے آگرہ کے اردگرد کے متعدد دیہات اور مختلف علاقہ جات کے ملکانہ راجپوتوں کے نمائندوں کو بلا کر کانفرنس منعقد کی چونکہ اطلاع بہت تنگ وقت میں دی جا سکی۔ دوسرے ان دنوں لوگ فصل کے سنبھالنے میں مصروف ہیں۔ اسلیے زیادہ تعداد میں نہ آ سکے تاہم اپنے اپنے علاقہ کے ۳۱ سرکردہ نمائندگان شامل ہوئے۔

---

* یہ عبارت پرانے نسخوں میں ہے لیکن حال کے نسخوں سے اڑا دی گئی۔ منہ

جن کو اخلاقی تعلیم آریوں کے متعلق ضروری واقفیت بہم پہنچائی گئی۔ اُنھوں نے فیصلہ کیا کہ نہ صرف وہ خود اشدھی کی لعنت سے محفوظ رہیں گے بلکہ اپنے گاؤں اور اردگرد کے علاقہ کو بھی محفوظ رکھنے کی کوشش کرینگے۔ کانفرنس سے یہ لوگ خاص جوش لیکر اور کام کرنے کے لیے ہر طرح تیار ہو کر گئے ہیں۔ ان کیلیے الگ الگ حلقے مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ جن میں وہ کام کریں گے۔

## موضع کھڑوائی

ضلع آگرہ کے ایک موضع کھڑوائی کے متعلق جہاں ہمارے آدمی مستقل طور پر ٹھہرے ہوئے ہیں۔ معلوم ہوا کہ ۱۲ اپریل کو وہاں شدھی ہوگی۔ اس پر جناب امیر وفد نے اپنی ریزرو میں سے چند آدمی بھیجدیئے۔ لیکن مقررہ تاریخ کوئی بھی شدھی نہ ہوئی۔ گو ابھی آریوں کی کارستانیاں جاری ہیں

## ایک ملکانہ کے ہاں چوری

وہ لوگ جو آریوں کے دھوکہ میں نہیں آئے اور اپنے مذہب پر قائم ہیں ان کو طرح طرح سے تنگ کیا جارہا ہے چنانچہ تازہ واقعہ یہ ہے کہ موضع حسن پور ضلع آگرہ میں جہاں انجمن دعوت تبلیغ کے مبلغ کام کرتے ہیں۔ وہاں کے ایک غریب ملکانہ کے ہاں بعض لوگوں کی شرارت سے چوری ہوگئی ہے۔ جس کے متعلق ہمارے امیر الوفد جناب چودھری فتح محمد خان صاحب ایم۔ اے اور انجمن دعوت تبلیغ کے انچارج صاحب نے پولیس افسر کو رپورٹ لکھادی اور کئی دیہات سے بھی شدھی نہ ہونیوالوں کی تکالیف کی اطلاعیں آرہی ہیں۔

## شیخ محمد حسین صاحب پنشنر سب جج

بعض ضروری امور کی سرانجام دہی کے لیے جناب خان بہادر شیخ محمد حسین صاحب احمدی پنشنر سب جج علیگڑھ جماعت احمدیہ قادیان کے تبلیغی مرکز آگرہ میں تشریف لائے ہیں اور چند دن تک قیام فرمائیں گے۔

## تفرقہ سے اظہار نفرت

سنا گیا ہے۔ ۱۳ اپریل جمعہ کے روز جامع مسجد آگرہ میں کسی مولوی صاحب نے ہمارے خلاف لوگوں کو برانگیختہ کرنے کی کوشش کی اور ہمیں برابھلا کہہ کر ہمارے لیکچروں میں جو آریوں کے خلاف ہوتے ہیں لوگوں کو آنے سے روکنا چاہا۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ پبلک نے عام طور پر ان کی حرکت پر نفرت کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ یہ وقت آپس کے اختلاف کا نہیں ہے آخر مولوی صاحب کو مجبوراً خاموش ہونا پڑا۔

(خاکسار غلام نبی ایڈیٹر اخبار الفضل احمدیہ دار التبلیغ ہینگ کی منڈی آگرہ۔ ۱۴ اپریل ۱۹۲۳ء)

## (۳)

# ایک برہمن خاتون کا قبول اسلام

یہ خبر خوشی کے ساتھ سنی جائے گی کہ تحصیل اٹہ ضلع متھرا کے ایک گاؤں میں جناب چودھری محمد عبد اللہ خان صاحب بی اے۔ بی ٹی احمدی مبلغ اسلام کے ہاتھ پر ایک جنم کی براہمن عورت نے برضا و رغبت اسلام قبول کیا۔ جناب چودھری صاحب نے گاؤں کے معزز ملکانوں کے سامنے اُسے کلمہ شہادت پڑھایا۔ اس کا پہلا نام "رام پیاری" تھا بلکہ اب اسلامی نام رحمت بی بی رکھا۔

## احمدی مبلغین کا چوتھا وفد

مبلغین جماعت احمدیہ قادیان کا چوتھا وفد ۱۸ اپریل کو آگرہ پہنچ گیا۔ اور ۱۹ کو مختلف مقامات پر تقسیم کر دیا گیا۔ اس وفد کو ملا کر علاقہ ارتداد میں احمدی مبلغین کی تعداد ایک سو کے قریب ہو پہنچ گئی ہے۔

## مین پوری میں آریوں کا مباحثہ سے فرار

مین پوری میں ۱۴ تا ۱۷ آریوں کا جلسہ تھا۔ جس میں دیگر مذاہب کے لوگوں کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ ان تاریخوں میں ہم نے دو مبلغ وہاں بھیجدیئے اور آریوں کے جلسہ میں فلسفہ گناہ پر ایک مضمون پڑھا گیا۔ اس کے بعد آدھ گھنٹہ کے قریب زبانی گفتگو ہوئی۔ اسی سلسلہ میں تناسخ کا ذکر آگیا جس پر مناظرہ کرنے کے لیے ہمارے مبلغ نے چیلنج دیا جسے اُسوقت تو آریوں نے منظور کر لیا۔ لیکن دوسرے دن انکار کر دیا۔ مین پوری کے مسلمانوں نے ہمارے مبلغین کی تقریروں میں بہت دلچسپی لی۔ اور الگ جلسہ منعقد کرکے آریوں کے متعلق تقریریں کرائیں۔

خاکسار فتح محمد خان۔ ایم۔ اے امیر الوفد المجاہدین جماعت احمدیہ قادیان۔ ہینگ کی منڈی۔ آگرہ۔ ۱۲ اپریل ۱۹۲۳ء

## (۳)

# انور میں اشدھی کی شدھی

اُمید ہے کہ یہ خبر مسرت اور خوشی کے ساتھ سنی جائے گی کہ موضع انور ضلع متھرا کے کچھ لوگ جو اشدھ ہو گئے تھے وہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ارتداد کے گڑھے میں سے نکل رہے ہیں اور اسوقت تک ہمارے مبلغین کے ذریعہ جو وہاں مقیم ہیں ۳ خاندان واپس آ چکے ہیں۔ ان کی اوسط اگر ہم ۔ آدمی فی خاندان بھی سمجھی جائے تو سو کے قریب آدمی بنتے ہیں جو اشدھی کو خیرباد کہہ چکے ہیں۔

اس گاؤں میں آریوں کے مستقل آدمی بھی ٹھہرے ہوئے ہیں۔ لیکن باوجود ان کی ہر قسم کی مخالفانہ کوششوں کے خدا تعالیٰ کامیاب کررہا ہے۔

## ملکانہ بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام

اس وقت تک مختلف دیہات میں ہمارے ۱۲ مدرسے جاری ہو چکے ہیں۔ ان میں بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھانے اور دینی تعلیم دینے کا انتظام کیا گیا ہے۔ مدارس میں تعلیم دینے والے اصحاب معمر مردوں اور عورتوں کو بھی مذہبی تعلیم دیتے اور اسلامی مسائل سے واقف کرتے ہیں۔ یہ ایسا ضروری اور اہم امر ہے کہ اگر اس پر پہلے سے عمل کیا جاتا تو آج فتنہ ارتداد کا المناک واقعہ ظہور پذیر ہی نہ ہوتا۔

## خدا کا دین غالب ہوگا

اگرچہ اسوقت تک آریوں کی فتنہ اندازی کو بکلی روکا نہیں جا سکا اور اسکی وجوہات وہی ہیں جو کئی بار بیان کی جا چکی ہیں۔ لیکن خدا کے فضل سے ہم نے بڑی حد تک ان امور سے واقفیت بہم پہنچالی ہے۔ جن کے ذریعہ فتنۂ ارتداد کے دبانے میں کامیابی ہوسکتی ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ اگر ہمارے رستہ میں کوئی اندرونی رکاوٹیں حائل نہ ہوگئیں (جن کے افسوسناک آثار ظاہر ہورہے ہیں! اللہ ہی محفوظ رکھے) اور ہمیں اطمینان کے ساتھ کام کرنے دیا گیا تو جلدی کامیابی حاصل ہوگی اور مسلمان جن کے دل ارتداد کی خبریں سن کر مغموم ہورہے ہیں۔ عنقریب خوشی اور مسرت کی خبریں سنینگے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

میں نے اسلیے گزارش کی ہے کہ ہمارے مسلمان بھائی فتنۂ ارتداد کی خبریں سن کر گھبرائیں نہیں اور نہ بے دل ہوں۔ خدا تعالیٰ ضرور اپنے دین کو دشمنوں کے حملے سے بچائے گا۔ اور دشمنان اسلام کو خائب و خاسر کرے گا۔

(خاکسار فتح محمد خان سیال ایم اے۔ امیر الوفد المجاہدین جماعت احمدیہ قادیان ہینگ کی منڈی آگرہ۔ ۲۲ اپریل ۱۹۲۳ء)

# لیکھرام کو حقیقی رنگ میں یاد رکھیں

آریہ اخبار پرکاش ۲۲ اپریل کے پرچہ میں پنڈت لیکھرام کی یاد تازہ رکھنے کی بہت تاکید کرتا ہے جس سے ہمیں بھی اتفاق ہے لیکن ہمیں تمام آریہ سماج سے عموماً اور ایڈیٹران پرکاش سے خصوصاً شکوہ ہے کہ وہ اس کشتۂ اعجاز مسیحائی سے کوئی عبرت حاصل نہیں کرتے۔

اے آریہ سماج ہوش میں آ۔ اور مقتول موصوف سے نصیحت پکڑ کیونکہ السعید من وعظ بغیرہ تم نے خدا کے چمکتے ہوئے نشان کا ملاحظہ کیا۔ اور اس کی زبردست طاقت کا مشاہدہ کیا۔ تم سمجھ چکے ہو کہ خدا کے حکم سے کوئی حفاظت سپاہ، جتھا۔ مال اور جماعت بچا نہیں سکتی۔ تم نے لیکھرام کی حفاظت کی۔ پولیس بھی اس کام پر متعین کی گئی تھی۔ مگر خدا کے حکم کو کون ٹال سکتا ہے۔ ع بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے۔ خدا کا مسیحا اس کو ڈرا چکا تھا

الا اے دشمن نادان و بے راہ
بترس از تیغ بُرّانِ محمد

گروہ اپنی گستاخی میں بڑھتا گیا آخر کیا ہوا۔ وہی ہوا جس کو آریہ سماج جانتا ہے کہ وہ مقررہ میعاد میں پیشگوئی کے مطابق قتل کیا گیا۔

جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

وہ دنیا سے چل بسا اور صداقت اسلام کا بین نشان بنا مگر افسوس آریہ سماج بجائے اس کے کہ اس کو یاد رکھنا چاہتی ہے۔ مگر جس غرض کے لیے وہ اپنے اقربا کو داغ مفارقت دے گیا اس سے وہ گردانی کرتی ہے۔ کیا سماج تعصب کی پٹی کو نکال کر حقیقت شناسی کی طرف توجہ کرے گی۔

من از ہمدردی ات گفتم تو خود ہم فکر کن بارے
خرد از بہر روز است اے نادان ہوشیار ے

## التنظیم

اخبار "دعوۃ الاسلام" دہلی سے اس غرض کے لیے جاری کیا گیا کہ فتنہ ارتداد کے مبلغین کی مساعی جمیلہ کو قوم میں پھیلایا جائے اور ان میں ایک روح زندگی پیدا کی